قومی کا کبھی اندازہ نہیں کیا گیا تھا۔ اس غلط فہمی کے باعث جب شاہی لشکر اور جعفر کے لشکر سے مقابلہ ہوا تو موقعہ کی نزاکت دیکھ کر عالی گہر نے محاصرہ اٹھالیا اور ۲۵ ذیقعدہ ۱۱۷۱ھ کو دیوان مکند پور میں فروکش ہو گئے۔؎۱

ایسٹ انڈیا کمپنی

انگریزی اقتدار فرخ سیر کے عہد میں جیسا کہ بیشتر لکھا جا چکا ہے ایسٹ انڈیا کمپنی کو بنگالہ میں اڑتیس گاؤں کی زمینداری خریدنے کی پروانگی مل چکی تھی اور کلکتہ کے پریسیڈنٹ کی دستک سے جو مال روانہ ہوا کرتا تھا محصول کی غرض سے اس کی تلاش موقوف ہو چکی تھی اس کے بعد سے ارباب کمپنی نے مال منگوانا اور بلا محصول روانہ کرنا شروع کر دیا اور ساتھ ہی اس کے سازشی طور پر غیروں کا مال بھی اپنی دستک سے بھیجنے لگے اس حرکت سے ناظم بنگالہ کی آمدنی میں نقصان کثیر واقع ہوا اس نے ناراض ہو کر زمینداروں کو اشارہ کر دیا کہ کوئی شخص انگریزوں کے ہاتھ زمینداری فروخت نہ کرے اس وجہ سے ایک عرصہ تک انگریز دلیا کو اپنی ذہنی مطلب برآری میں ناکامی رہی جبکہ نواب الہ وردی خاں ناظم بنگالہ نے قضا کی اور بسبب نہ ہونے اولاد ذکور کے اس کے بھتیجہ کا بیٹا نواب سراج الدولہ ۱۸ برس کی عمر میں ناظم قرار پایا تو اس سے اور انگریزوں سے اس بنا پر بگڑی کہ اس کے چچا کا دیوان اس سے روٹھ کر انگریزوں سے جا ملا اور جب سراج الدولہ نے مانگا تو واپس نہ ملنے پر جنگ چھڑ گئی انگریزوں کو شکست ہوئی بہت سے مارے گئے مدراس میں بھی انگریزی اقتدار بڑھ رہا تھا وہاں سے کمک آئی مگر انگریزی فوج کے ساتھ نواب کرناٹک کی فوج بھی تھی پھر بھی سراج الدولہ نے انگریزوں کو شکست دی مگر سراج الدولہ کی فوج کے آدمی اس قدر مارے گئے کہ فتح کی خوشی میسر نہ آئی بعد اس کے ان شرائط پر صلح ہوئی کہ موافق عہد نامہ شاہی کے انگریز اڑتیس گاؤں کی زمینداری

؎۱ شاہ عالم نامہ ؎۲ انوار الدین نامہ

خرید یں اور مال بھی اپنی دستک سے روانہ کریں مگر وہ مال صرف اپنا ہی مال ہو۔ چند روز گذرے تھے کہ اور سازش شروع ہوئی   الہ وردی خاں کا داماد میر جعفر خاں معہ دیوان رائے دلبھ رائے اور جگت سیٹھ مہتاب رائے کے انگریزوں سے مل گیا انگریزوں نے اس کو ناظم بنگالہ بنا دینے کے وعدہ پر اُس سے ایک خفیہ عہدنامہ کرالیا جس میں سراج الدولہ کے عہدنامہ پر اس قدر اور اضافہ کیا گیا کہ

"کلکتہ سے دکن چلپی تک کمپنی کی زمینداری سمجھی جائے فرانسیسی بنگال سے نکال دے جائیں اور دو کروڑ پینتیس لاکھ روپیہ بطور نقصان کے کمپنی کو دیا جائے۔"

اس عہدنامہ کی سراج الدولہ کو خبر نہ ہوئی اور وہ جعفر سے دل میں صاف رہا اس عرصہ میں انگریزوں نے پھر جنگ شروع کی مگر جب عین لڑائی میں جعفر کی بیوفائی کھلی تو سراج الدولہ کے ہوش جاتے رہے اور ساتھ ہی اُس کے پیر اُکھڑ گئے۔ اس شکست میں سراج الدولہ کو ناکامیابی ہوئی اور ختم کر دیا گیا اس کے بعد سے انگریزوں کے قدم بالکل جم گئے اور حکمرانی کے خواب دیکھنے لگے۔

میر جعفر کے ایک بیٹا تھا جو اسی زمانہ میں بجلی گرنے سے مر گیا اب جعفر کے داماد قاسم علی خاں نے وہ کارروائی شروع کی جو سراج الدولہ کے خلاف اس کے خسر میر جعفر نے کی تھی انگریزوں سے اندر ہی اندر سازشیں ہونے لگیں اور وہی پرانا طریقہ کام میں لایا گیا کہ عہدنامہ سابق پر پچیس لاکھ روپیہ نقد اور بردوان - میدنی پور اور چٹاگانگ کی زمینداری کا اضافہ کرنے کے بعد انگریز جعفر کو چھوڑ کے قاسم کے معاون و مددگار بن گئے اس میں لارڈ کلائیو کی کارفرمائی کو بڑا دخل ہے۔ جعفر کو اصل حال سے خبر نہ تھی قاسم کی نظر پھری دیکھ کر انگریزوں کے پاس مشورہ لینے گیا۔ وہاں جعفر تو قید کر لیا گیا

اور قاسم علی خاں ناظم بنگالہ مشتہر کر دیا گیا میر قاسم نے اپنے عہد حکومت میں عہد نامہ کی تمام دفعات پر عمل کیا مگر کمپنی کی ضرورتیں دن بدن بڑھ رہی تھیں۔

عالی گہر کی تخت نشینی | عالی گہر نے ۲ محرم ۱۱۷۳ھ کو دوبارہ بہار کی طرف رخ کیا سون دریا کو عبور کر کے کھتولی میں قیام کیا ۲ ماہ بعد دہلی سے خبر ملی کہ عماد الملک نے ۸ ربیع الاول ۱۱۷۳ھ کو عالمگیر ثانی کو شہید کر دیا[1]۔

دولت خواہوں کے مشورہ سے ۴ جمادی الاول ۱۱۷۳ھ کو عالی گہر نے کھتولی میں شاہ عالم کے لقب سے اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔

تاریخ جلوس

زہے شاہ عالی گہر عدل گستر | بادتاج و تخت و نگیں شد مسلم
برون آر سال جلوس ہمایوں | ز سلطان ہندوستاں شاہ عالم[5]

(اولاد علی ذکا)

نجیب الدولہ اور شجاع الدولہ کو خیر خواہی کے صلے میں پہلے کو امیر الامرائی اور دوسرے کو وزارت کا خلعت ارسال کیا اور منیر الدولہ کو احمد شاہ ابدالی کے دربار میں سفیر کر کے بھیجا[2]۔

رسومات جشن جلوس سے فراغت پا کر لشکر نے حرکت کی رام نرائن نے آگے بڑھ کر ناکہ روکا مگر اس کو شکست اٹھانا پڑی اور زخمی ہو کر پٹنہ میں محصور ہونا پڑا۔ بادشاہی فوج نے پٹنے کا محاصرہ کر لیا۔

کمپنی نے اپنی فوج راجہ کی مدد کے لئے بھیجی سال بھر تک جھڑپیں رہیں آخر میں

---

[1] شاہ عالم نامہ صفحہ ۹ [2] مفتاح التواریخ ص۳۴۴ [3] شاہ عالم نامہ

کامیابی انگریزوں کو ہوئی جمادی الاخر ۱۱۷۴ھ ۱۷۶۱ء میں بادشاہ نے موسیو لا فرانسیسی کی معاونت سے انگریزوں کا مقابلہ کیا اور بڑے کشت و خون کے بعد اپنے کو انگریزوں کے حوالے کر دیا انگریز سردار انھیں لے کر پٹنے چلے آئے اور قلعہ میں ٹھہرایا۔[1]

بادشاہ پچھلی جنگ کی تیاری کر رہے تھے۔ اور ربیع الاول ۱۱۷۴ھ کو میر جعفر کا داماد میر قاسم جو بنگال کا ناظم مقرر ہو چکا تھا وہ بادشاہ کے پاس پٹنہ آیا اور چوبیس لاکھ روپیہ سالانہ خراج ادا کرنے کی شرط پر بادشاہ سے نظامت کی سند حاصل کر لی۔

مگر انگریزوں نے اپنی دستک سے اپنا اور گماشتوں اور دیگر قوم کے تاجروں کا مال روانہ کرنا شروع کر دیا جس سے قاسم کی آمدنی کا ایک بہت بڑا حصہ برباد ہونے لگا پہلے تو اس نے انگریزوں سے شکایت کی مگر جب کسی نے نہ سُنی تو اس نے سرے سے اس محصول ہی کے بند کر دینے کا اعلان کر دیا۔ جب تمام اقوام کے تجار کو محصول کی معافی ہو گئی تو انگریزوں کی دوسروں سے اندرونی طور پر محصول وصول کرنے والی دست بردجاتی رہی میر قاسم علی کو بے رُخی سے دیکھا اور دھمکایا کہ بجز ہماری قوم کے دوسری قوموں پر محصول معاف نہ ہونے پائے۔

الہ آباد کا قیام | منیر الدولہ احمد شاہ درانی کے پاس سے واپس آیا اور سلطنت کی بحالی کا مژدہ سنایا۔ شجاع الدولہ اور نجیب الدولہ نے استدعا کی الہ آباد آکر مقیم ہوں بادشاہ خود انگریزوں کی نگرانی سے بچنا چاہتے تھے آخر شوال ۱۱۷۴ھ کو پٹنے سے روانہ ہو گئے ۱۲ ذیقعدہ کو شجاع الدولہ استقبال کے لئے حاضر ہوئے۔ شرف قدمبوسی حاصل کیا اور ۵ رذی الحجہ ۱۱۷۴ھ کو الہ آباد ے آئے یہاں شجاع الدولہ ان پر مسلط ہو گیا۔

---

[1] دیباچہ نادرات شاہی

دو ڈھائی سال شجاع الدولہ شاہ عالم کو لئے پھرا مرہٹوں سے بندیل کھنڈ میں مڈبھیڑ ہوئی۔ وہ ۱۷۶۱ء میں شکست پا گئے۔ بادشاہ وزیر کی ترقی کی بہاریں دیکھ رہے تھے خلعت وزارت شجاع الدولہ کو مرحمت کیا جھانسی کا قلعہ فتح کر کے الہ آباد آ گئے۔

بکسر کی جنگ | میر قاسم کی انگریزوں سے چل گئی تھی ہر دو میں آخر ش مقابلہ ہوا شکست پا کر شجاع الدولہ کے پاس الہ آباد آیا۔ وزیر نے بظاہر استعانت اور بباطن بنگال پر اپنا قبضہ جمانا چاہتا تھا۔ بادشاہ کے پرچم کے نیچے عظیم الشان لشکر اکٹھا کیا اور بنارس کی طرف انگریزوں سے لڑنے کے لئے روانہ ہوئے۔

۲۶ ربیع الثانی ۱۱۷۸ھ ۱۷۶۴ء کو بکسر میں قاسم اور شجاع الدولہ کی فوج نے مل کر انگریزوں سے جنگ کی جس میں کثرت سے انگریز کام آئے یہ کمک جو اودھ سے آئی تھی اس میں بسبب اس کے کہ بنارس ماتحت اودھ تھا مہاراجہ بنارس بھی شریک تھا جب موقع جنگ میں انگریزوں کی حالت ابتر ہونے لگی تو انھوں نے مہاراجہ بنارس کو توڑ لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے اپنے آقا کی فوج میں بے لڑے انگریزوں کو گھس نے دیا اور یہی جنگ بکسر کی جنگ کے خاتمہ کا باعث ہوئی۔

شجاع الدولہ جان بچا کر نوابان روہیل کھنڈ کی خدمت میں آ گیا یہاں اُن کی بڑی خاطر و مدارات ہوئی۔ اب بادشاہ بے یار و مددگار تھے۔ انھوں نے اپنے آپ کو انگریزوں کی حفاظت میں دے دیا۔ اور الہ آباد واپس چلے آئے

"بکسر کی لڑائی ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ کر گئی اب تک انگریز ہندوستان میں تجارت کرتے تھے اس فتح کے بعد تین بڑے صوبوں کے حاکم بن گئے[1]۔

---

[1] سیر المتاخرین صفحہ ،